بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ

بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں، تو حق باطل کا بھیجا نکال دیتا ہے اور وہ اسی وقت
نابود ہو جاتا ہے اور (اے باطل پرستو) تمہارے لیے ہلاکت ہے ان (نازیبا) باتوں کے باعث جو تم بیان کرتے ہو۔

# اَلفتحُ المُبین


مؤلف

حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم سکندری

شیخ الحدیث مدرسہ صبغۃ الہدیٰ شاہ پور چاکر ضلع سانگھڑ سندھ



ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ○ پاکستان

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ

بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو حق، باطل کا بھیجہ
نکال دیتا ہے اور وہ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے اور اے
باطل پرستو! تمہارے لیے ہلاکت ہے ان نازیبا باتوں کے
باعث جو تم بیان کرتے ہو۔

# اَلفتحُ المُبین

## فی ردِّ اعتراض المعترضین


مؤلف

حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم سکندری

شیخ الحدیث [illegible]



ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ○ پاکستان

| | |
|---|---|
| نام کتاب | الفتح المبین فی رد اعتراض المعترضین |
| مصنف | حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم سکندری |
| بتعاون | علامہ مفتی نورالنبی سکندری |
| سال اشاعت | ستمبر 2006ء |
| تعداد | ایک ہزار |
| ناشر | ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور |
| کمپیوٹر کوڈ | 1Z 88 |
| قیمت | 90 روپے |

ملنے کے پتے

## ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com




# فہرست

"یعنی ہم نے اس آیت کے متعلق جو کچھ کہا ہے اس کی تصریح امام نووی علیہ الرحمۃ نے اپنے فتاوی میں کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس کے معنے یہ ہیں کہ مستقل طور پر اور کل معلومات کا محیط علم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا" بحمد اللہ تعالیٰ ثابت ہوا کہ

## نبی کے معنے ہیں غیب کی خبریں دینے والا

حضرت امام راغب اصفہانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ "النبوۃ" وہ صفات جو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان ان کے امور دنیوی اور اخروی میں خرابیوں کو دور کرنے کے لئے جاری ہوتے ہیں۔ اسے نبوت کہا جاتا ہے۔ اور نبی کو نبی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ ان باتوں کی خبر دیتا ہے۔ جن پر عقول سلیمہ مطمئن ہوتی ہیں اور نبی ہوسکتا ہے کہ فعیل بمعنے فاعل سے ہو، چنانچہ فرمایانبی عبادی "(اے پیغمبر) میرے بندوں کو بتا دو۔ قل ءانبئکم "اے پیغمبران سے کہو کہ بھلا میں تم کو ایسی چیز بتاؤں؟ اور یہ بھی کہ فعیل بمعنے مفعول سے ہو یعنی خبر دیا گیا کیوں کہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی جاتی ہے جیسے فرمایا۔ نبانی العلیم الخبیر "مجھے اس نے بتایا جو جاننے والا خبردار ہے"۔

(مفردات القرآن (اردو) امام راغب اصفہانی)

اگر کوئی اب بھی نہ سمجھے تو اس سے خدا سمجھے۔ آمین

**اعتراض نمبر 8:** معترض صاحب نے لکھا ہے کہ۔ شرصاحب نے میری لکھی ہوئی کتاب کے بارے میں کہا ہے کہ ساری کتاب کفر سے بھری ہوئی ہے اس میں سب عقیدے اسلام کے خلاف ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ۔ آ۔ اگر تو سچا مرد میدان ہے تو۔ آ۔ میری کتاب کو اسلام کے خلاف ثابت کر دے تو پھر تو جیتا اور میں ہارا۔ (صفحہ 20)

**جواب:** سادات مسجد لاڑکانہ میں آغاز جلسہ سے قبل چند احباب نے مجھے مولوی علی محمد صاحب کا مؤلفہ رسالہ "آئینہ اعتقاد" دکھایا۔ اس کے صفحہ 37 پر میں نے یہ عنوان دیکھا۔ "اس کو تو کتاب اور ایمان کا پہلے پتہ بھی نہ تھا"۔ چونکہ مولوی نے لفظ "اس کو" سے محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی جانب اشارہ کر کے حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ



اللہ! کتاب وایمان سے مطلقاً بے خبر لکھ کر شان رسالت میں گستاخی و بے ادبی اور تنقیص و توہین کا ارتکاب کیا ہے، جو از روئے اجماع امت کفر صریح ہے۔ اس لئے فقیر پر اس کی تردید لازم ہوگئی اور میں نے تردید کرتے ہوئے جو کچھ اپنی تقریر میں کہا وہ کیسٹ میں محفوظ ہے۔ اسے سن کر تسلی کی جاسکتی ہے۔ مولوی صاحب نے جس آیت مبارکہ کو نامکمل لکھ کر یہ مذموم حرکت کی ہے۔ فقیر اس آیت کا صحیح معنے ومفہوم درج ذیل کر رہا ہے تاکہ اس کی شرافت کا اندازہ اور شرارت کا ازالہ ہو جائے۔ مکمل آیت مبارکہ یہ ہے۔

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِيْمَانُ وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۟ۙ (الشوریٰ)

"اور یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی (اے سید عالم خاتم المرسلین ﷺ) ایک جانفزا چیز (یعنی قرآن پاک جو دلوں میں زندگی پیدا کرتا ہے) اپنے سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل۔ ہاں ہم نے اسے (یعنی قرآن شریف کو) نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں اور بے شک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو" یعنی دین اسلام۔ (تفسیر خزائن العرفان)

**شان نزول:** مفسرین لکھتے ہیں کہ اس آیت کا، آیت ماقبل سے تعلق ہے کہ اس آیت کا پہلا لفظ "کذالک" اس پر دلالت کرتا ہے دونوں آیات ملا کر صحیح مفہوم واضح کرتی ہیں۔ پہلی آیت یہودیوں کے اس سوال کے جواب میں نازل ہوئی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ بالمشافہ کلام کرتا تھا اور موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کو دیکھتے تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہیں اور نہ بالمشافہ کلام کرتے ہیں تو پھر ہم آپ پر ایمان کیوں لائیں؟ حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کہ تمہارا یہ کہنا غلط ہے۔ موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کو دیکھتے نہیں تھے اور نہ بالمشافہ کلام کرتے تھے۔ اس پر پہلی آیت نازل ہوئی جس میں بتایا گیا کہ کسی بھی انسان کے لئے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے

ساتھ بالمشافہ کلام کرنا ممکن نہیں ہے۔ البتہ کسی انسان سے اللہ تعالیٰ کے کلام کرنے کی صرف تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) وحی کے ذریعہ یعنی کسی مضمون کو قلب میں ڈالا جائے۔ یہ بیداری اور نیند میں بصورت خواب ممکن ہے۔

(۲) من وراء حجاب۔ یعنی بیداری میں پس پردہ کوئی کلام سنے۔

(۳) او یرسل رسولا۔ یعنی کسی فرشتہ مثلاً حضرت جبریل علیہ السلام کو کلام دے کر بھیجا جائے وہ آ کر رسول کو پڑھ کر سنائے۔ یہ عام طریقہ تھا جس کے ذریعہ مکمل قرآن مجید نازل ہوا۔ اس کے بعد دوسری آیت ما کنت تدری کے شروع میں کذالک او حینا فرما کر اللہ تعالیٰ، نبی کریم ﷺ سے خطاب فرماتا ہے۔ کہ آپ کے ساتھ بھی کلام کرنے کی یہی تین صورتیں ہیں۔ ان دونوں آیتوں کا مضمون باہم مل کر یوں ہوا کہ۔ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی انسان سے بالمشافہ کلام نہیں کیا نہ ہی یہ ممکن ہے۔ البتہ اپنے مخصوص بندوں پر وحی بھیجتا ہے جس کی تین صورتیں پہلی آیت میں بیان ہوئیں دوسری آیت میں بتایا جا رہا ہے کہ اسی سنت الٰہی کے بموجب حضور اکرم ﷺ پر بھی وحی بھیجی گئی اور ان کو کتاب اور ایمان کی تفصیلات سے وحی کے ذریعے سے واقف کیا گیا ہے۔ یعنی حضور نبی اکرم ﷺ نے کتاب اور ایمان کی تفصیلات کو اٹکل سے نہیں جانا ہے۔

## ما کنت تدری کے متعلق مفسرین کی آراء

تمام علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی یا رسول کو شروع سے ہی ایمان پر پیدا فرماتا ہے ان کی فطرت کی بنیاد ہی ایمان پر رکھی ہوتی ہے یہ بعثت و نزول وحی سے پہلے ہی پکے مومن ہوتے ہیں۔

(۱) علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فقال جماعة معنى الايمان فى هذه الآية شرائع الايمان و معالمه ذكره الثعلبى و قيل تفاصيل هذا الشرع اى كنت



غافلا عن هذه التفاصيل (تفسیر قرطبی صفحہ 59، جلد 16)

''اس آیت میں ایمان نہ جاننے کے بارے میں جماعت علماء کا کہنا یہ ہے کہ علامات و احکام ایمان معلوم نہ تھے، یہ بات امام ثعلبی علیہ الرحمۃ نے فرمائی ہے۔ بعض کا کہنا یہ ہے کہ اے نبی! آپ اس شریعت کی تفاصیل جاننے سے بے توجہ تھے''۔

نیز لکھتے ہیں۔

وقال الحسين بن الفضل اى ما كنت تدرى ما الكتب ولا اهل الايمان وهو باب حذف المضاف اى من الذى يؤمن؟ ابو طالب او العباس او غيرهما (صفحہ 59، جلد 16)

''حسین بن فضل علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ آپ نہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان لانے والے کون ہیں۔ یہاں مضاف محذوف مانا جائے گا۔ یعنی کون ایمان لائے گا؟ ابوطالب یا عباس وغیرہما۔

مزید لکھتے ہیں:

قلت انه صلى الله عليه وسلم كان مومناً بالله عزوجل من حين نشا الىٰ حين بلوغه (صفحہ 60، جلد 16)

''میں کہتا ہوں کہ بلاشک۔ نبی کریم ﷺ پیدائش سے لے کر بلوغ تک مومن باللہ تھے''۔

(۲) علامہ جمال الدین عبدالرحمٰن ابن الجوزی علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقد اشتهر فى الحديث عنه عليه السلام انه كان قبل النبوة يوحد الله ويبغض اللات والعزىٰ ويحج ويعتمر ويتبع شريعة ابراهيم عليه السلام قال الامام احمد بن حنبل رحمه الله، من زعم ان النبى صلى الله عليه وسلم كان على دين قومه فهو

قول سوء الیس کان لایاکل ماذبح علی النصیب (تفسیر زاد المسیر، صفحہ 298، جلد 7)

''حضور اکرم ﷺ سے حدیث میں یہ بات شہرت پا چکی ہے کہ آپ اعلان نبوت سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک لہٗ مانتے تھے اور لات و عزیٰ (بتوں) سے نفرت کرتے تھے۔ حج بھی کرتے تھے اور عمرہ بھی کرتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کی اتباع کرتے تھے حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ جو شخص یہ گمان کرے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی قوم کے دین پر تھے وہ بری بات کہنے والا ہے کیا آپ کو پتہ نہیں کہ آپ بتوں کے نام پر ذبح کیے گئے جانوروں کا گوشت ہرگز نہ کھاتے تھے؟''۔

(۳) علامہ محمد بن یوسف ابوحیان اندلسی علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

وعطف ولا الایمان علی ما الکتب وانما معناہ الایمان اللذی یدرکہ السمع لان لنا اشیاء من الایمان لا تعلم الابالوحی اما توحید اللہ وبرائتہ عن النقائص و معرفۃ صفاتہ العلی فجمیع الانبیاء علیهم الصلوۃ والسلام عالمون ذالک معصومون ان یقع منهم زلل فی شئی من ذالک سابق لهم علم ذالک قبل ان یوحی الیهم (تفسیر بحر محیط، صفحہ 527، جلد 7)

''ولا الایمان کا، ما لکتاب، پر عطف ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ ایمان جس کا کانوں کے ذریعے ادراک ہو، ورنہ ہمارے لئے ایمان کی کچھ ایسی باتیں ہیں جو وحی کے بغیر معلوم نہ ہو سکتی تھیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو، اور اس کے لئے نقائص سے پاک ہونے کو، اس کی اعلیٰ صفات کو، ہمارے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام جانتے ہیں اور وحی آنے سے پہلے ان کو جن چیزوں کا علم عطا شدہ ہوتا ہے اس میں لغزش واقع ہونے سے بھی معصوم (پاک) ہوتے ہیں''۔



نیز دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔

ومن طالع سیر الانبیاء من نشاتهم الی مبعثهم تحقق عندہ انهم معصومون من نقیصۃ موحدون للہ منذ نشوا قال اللہ تعالیٰ فی حق یحییٰ علیہ السلام و آتیناہ الحکم صبیا

(تفسیر بحر محیط، صفحہ 528، جلد 7)

''جس شخص نے بھی انبیاء علیہم السلام کی پیدائش سے لے کر بعثت تک کی سیرت کا مطالعہ کیا ہوگا۔ اس کو تحقیق کے ساتھ معلوم ہو گیا ہوگا کہ انبیاء علیہم السلام ہر نقص سے معصوم ہیں اور پیدائشی موحد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے لئے فرمایا ہے کہ ہم نے اس کو اس کے بچپن ہی میں شریعت کی پہچان عطا کر دی''۔

(۴) علامہ شیخ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

(ما تدری ما لکتاب ولا الایمان) ای الایمان بتفاصیل مافی تضاعیف الکتاب من الامور التی لاتهتدی الیها العقول لا الایمان بما یستقل بہ العقل والنظر فان درایتہ علیہ السلام لہ مما لاریب فیہ قطعا فان اهل الوصول اجتمعوا علیٰ ان الرسل علیهم السلام کانوا مومنین قبل الوحی معصومین من الکبائر ومن الصغائر الموجبۃ لنفرۃ الناس عنهم قبل البعثۃ وبعدها فضلا عن الکفر (تفسیر روح البیان، صفحہ 558، جلد 3)

''اس آیت میں ایمان کے نہ جاننے کا مطلب یہ ہے کہ ایسی ایمان کی تفصیلوں کو نہ جانتے تھے۔ جن کی طرف عقل راہ نہیں پا سکتی۔ نفس ایمان کے جاننے کی نفی نہیں کی گئی ہے کہ وہ تو عقل اور سوچ کے ساتھ حاصل ہو سکتا ہے۔ بے شک حضور ﷺ کی (کامل) درایت میں قطعاً شک و شبہ نہیں ہے خدا رسیدہ بزرگوں کا اس پر

اجماع ہے کہ انبیاء علیہم السلام نزول وحی سے قبل بھی کبیرہ گناہوں سے معصوم تھے اور بعد بھی ایسے صغائر سے بھی معصوم تھے جو لوگوں کی نفرت کا باعث بنیں۔ کفر کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔

(۵) شیخ المحققین مفتی بغداد علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

> استشکلت الآیة بان ظاهرها یستدعی عدم الاتصاف بالایمان قبل الوحی ولایصح ذالک لان الانبیاء علیهم السلام جمیعاً قبل البعث مؤمنون لعصمتهم عن الکفر باجماع من یعتد به واجیب بعدة اجوته. الاول ان الایمان هنالیس المراد به التصدیق المجرد، بل مجموع التصدیق والاقرار والاعمال (تفسیر روح المعانی، صفحہ 53، جلد 25)

"اس آیۃ سے اشکال پیدا ہوتا ہے کہ اس کا ظاہری معنے بتاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نزول وحی سے پہلے مومن نہ تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ سارے انبیاء علیہم السلام بعثت سے پہلے مومن تھے ان کا کفر سے معصوم ہونا امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اس لئے علماء نے اس اشکال کے متعدد جواب دیئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آیت میں جس ایمان کے جاننے کی نفی کی گئی ہے اس سے مجرد تصدیق مراد نہیں بلکہ یہاں وہ ایمان مراد ہے جو تصدیق، اقرار اور اعمال کا مجموعہ ہے"۔

اس کے آگے فرماتے ہیں:

> ولذا عبر بتدری دون ان یقال لم تکن مومناً وهو جواب حسن (روح المعانی، صفحہ 53، جلد 25)

"اس لئے آیت میں "تدری" کہہ کر درایت کی نفی کی گئی۔ لم تکن مومنا نہ کہا گیا۔ کہ تو مومن نہ تھا۔ یہ جواب بہتر ہے"۔



واضح رہے کہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں سب مفسرین کرام ہم زبان و یک زبان ہیں۔ علامہ امام فخر الدین رازی نے "تفسیر کبیر" میں اور جامعہ الازہر یونیورسٹی کے استاد علامہ محمد حسن الحمصی نے "تفسیر وبیان للمومنین" میں۔ جدید دور کے محقق، دمشق یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر وہبۃ الزحیلی نے "تفسیر المنیر" میں الغرض سب علماء حق سلف وخلف نے اپنی تفاسیر میں ملتے جلتے الفاظ ومفہوم میں بالاتفاق یہی کچھ لکھا ہے۔ جن میں سے بطور نمونہ چند تفاسیر کی عبارتیں نقل کی گئی ہیں سب کی عبارتیں نقل کرنا موجب طوالت وتحصیل حاصل ہے۔ مگر جہل مرکب میں گرفتار معترض صاحب بڑی بے باکی وبے خوفی کے ساتھ انتہائی گستاخی وبے ادبی کے پیرایہ میں آیت مبارکہ کے اصل معنے ومفہوم سے ہٹ کر یہ غلط اور ملحدانہ دعوی کرتا ہے۔ "اس کو تو کتاب اور ایمان کا پہلے پتہ بھی نہ تھا"۔ "اس کو" کا اشارہ اس انداز سے محبوب خدا سید الانبیاء خاتم النبیین رحمۃ للعالمین ﷺ کی جانب کرنا اور بعثت سے قبل حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ایمان سے بے خبر لکھنا، بلاشک وشبہ شان رسالت میں صریحا گستاخی وتوہین ہے۔ جو باتفاق امت کفر وارتداد ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

چونکہ اس موضوع پر فقیر مفصل مدلل ضروری بحث درج کر چکا ہے۔ لہذا اس موضوع کے سلسلہ میں معترض صاحب کے غیر ضروری ہفوات واعتراضات کا جواب دینا فضول سمجھ کر۔ یہیں پر بس کر رہا ہے۔

## کرامت کا انکار

دوران تقریر میں نے حضور ﷺ کے علم کی وسعت علمی کے بیان میں ضمناً حضرت مخدوم محمد اسماعیل پریالوی علیہ الرحمۃ کی ایک کرامت سنائی تھی۔ اس پر معترض صاحب نے اس کا انکار کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "یہ جھوٹا قصہ ہے اگر تو سچا ہے تو اس کی سند پیش کر...... بغیر سند کے قبول نہیں ہے"۔ (صفحہ 24)

**جواب:** کسی واقعہ کی سند بیان کرنا ضروری نہیں ہوتا اور نہ ہی بغیر سند مذکورہ ہر بات کو جھوٹا کہا جا سکتا ہے۔ چنانچہ خود معترض صاحب جناب مولانا اللہ ڈنو جمارانی صاحب کے